www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

چند سوالات کے جواب میں

مولانا عبدالوکیل علوی

نماز میں رفعُ الیدین ایک مرتبہ ہے یا تین مرتبہ؟

جانبین کے دلائل کا بے لاگ تجزیہ

صحیح احادیث سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز کا آغاز فرماتے وقت تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ تین مواقع پر بھی رفعُ الیدین آخر عمر تک کرتے رہے۔ جس طرح ہر مسلمان کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اس کی جان، اس کے مال، اولاد اور دنیا کی ہر عزیز و محبوب ترین شے سے زیادہ عزیز و محبوب ہیں۔ اسی طرح آنحضور ﷺ کا ہر ارشاد اور ہر فعل بھی آپ ﷺ کی ذات گرامی کی طرح محبوب ہونا چاہیے۔

نماز ہر مسلمان کو بعینہ اسی طرح اور اسی طریقہ سے ادا کرنی چاہیے جس طرح آپ نے ادا فرمائی۔ ارشاد گرامی ہے "صلوا کما رأیتمونی أصلی" نماز اُسی طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ آپؐ کے مخاطب صحابہ کرامؓ ہی تھے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کی ایک ایک اَدا، ایک ایک حرکت اور ہر فعل کا ملاحظہ کیا اور آنے والی نسلوں کے لئے بغیر کسی کمی وبیشی کے من و عن بیان کردیا۔ ہم ذیل میں چند صحیح مرفوع احادیث درج کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ آنحضور ﷺ کس طرح نماز ادا فرماتے رہے۔

① عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلاۃ واذا کبّر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعھما کذلك (متفق علیہ)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ افتتاحِ صلاۃ کے وقت، رکوع کو جانے کے لئے، اسی طرح تکبیر کہتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے (دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے جس طرح نماز شروع کرتے وقت اٹھاتے تھے)"

بخاری و مسلم کے علاوہ یہ حدیث مندرجہ ذیل کتبِ حدیث میں بھی موجود ہے۔

سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، مؤطا امام مالک اور مصنف عبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مسند ابی عوانہ، سنن دارقطنی، سنن کبریٰ، بیہقی وغیرہ۔

② عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہ کان اذا دخل فی الصلاۃ کبّر ورفع یدیہ واذا رکع رفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلك ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری)

"حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) اس فعل کو ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ تک مرفوع بیان کیا ہے"۔

اس حدیث کو صحیح بخاری کے علاوہ سنن ابو داؤد، مؤطا امام محمد، سنن بیہقی اور المحلّی لابنِ حزم وغیرہ میں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ امام محمدؒ، تو امام ابو حنیفہؒ کے شاگردِ خاص ہیں۔

③ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع وکان لا یفعل ذلك فی السجود . فما زالت تلك صلاتہ حتی لقی اللہ تعالی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے (تو بھی رفع یدین کرتے) اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔ تادمِ زیست آپکی نماز اسی طرح رہی"

④ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما قال رأیت النبی صلی اللہ علیه وسلم افتتح التکبیر فی الصلاۃ فرفع یدیه حین یکبّر حتی یجعلهما حذو منکبیه واذا کبّر للرکوع فعل مثله واذا قال سمع اللہ لمن حمده فعل مثله ولا یفعل ذلك حین یسجد ولا حین یرفع رأسه من السجود (صحیح بخاری ج۱ ص/۱۰۲ سنن ابی داؤد ج۱ ص/۱۶۳ سنن کبری للبیهقی ج۲ ص/۶۸ صحیح مسلم ج۲ ص/۱۶۸ ترمذی مطبوعة مصر ج۲ ص۳۵)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے آنحضور ﷺ (فداہ ابی وامی) کو دیکھا کہ آپ جب نماز کے شروع میں تکبیر کہتے تو تکبیر کے ساتھ ہی اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور سجدوں میں کسی مقام پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے"۔

⑤ عن ابی قلابة أنه رأی مالك بن الحویرث اذا صلی کبّر ورفع یدیه واذا اراد أن یرکع رفع یدیه واذا رفع رأسه من الرکوع رفع یدیه وحدّث أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صنع هکذا (صحیح بخاری ج۱ ص/۱۰۲ صحیح مسلم ج۱ ص/۱۶۸ سنن کبری للبیهقی ج۱ ص۷۱)

"ابو قلابہؒ سے مروی ہے کہ میں نے مالک بن الحویرثؓ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ اٹھاتے اور فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے"۔

⑥ عن مالك بن الحویرث قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یرفع یدیه اذا کبّر واذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع حتی یبلغ بهما فروع اُذنیه (ابو داؤد ج۱ ص/۲۷۱ جمع الفوائد ج۱ ص۱۹۲)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور ﷺ کو دیکھا جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی کانوں تک ہاتھ اٹھاتے"۔

⑦ عن وائل بن حجر قال : قلت لانظرن الی صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف یصلی فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وسلم فاستقبل القبلة فکبّر فرفع یدیه حتی حاذتا اذنیه ثم اخذ شماله بیمینه فلما أراد أن یرکع رفعهما مثل ذلك ثم وضع یدیه علی رکبتیه فلما رفع رأسه من الرکوع رفعهما مثل ذلك (ابو داؤد مع عون المعبود ج۱ ص۲٦٤ ، سنن کبری للبیهقی ج۲ ص۷۱)

"وائل بن حجرؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضور ﷺ کی نماز دیکھنے کا حتمی فیصلہ کیا کہ دیکھوں آپ نماز کس طرح پڑھتے ہیں۔ آپ رو بقبلہ کھڑے ہوگئے۔ تکبیر (تحریمہ) کہی اور کانوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دونوں ہاتھ باندھے۔ جب رکوع کا ارادہ کیا تو ہاتھ اٹھائے۔ پھر انہیں گھٹنوں پر رکھا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے (رفع یدین کیا)"

⑧ عن علی بن ابی طالب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان اذا قام الی الصلاة المکتوبة کبّر ورفع یدیه حذو منکبیه ویصنع مثل ذلك اذا قضی قراءته وأراد أن یرکع ویصنعه اذا رفع رأسه من الرکوع ولا یرفع فی شیئ من صلاته وهو قاعد وإذا قام من السجدتین رفع یدیه کذلك وکبّر (ابو داؤد مع عون المعبود ج۱ ص۲۷۱)

"حضرت علی ؓ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب قرات ختم کرکے رکوع کے لئے جاتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو وہی کرتے اور بیٹھنے کی حالت میں کہیں رفع الیدین نہ کرتے تھے اور جب دو رکعت سے تکبیر کہہ کر کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے)"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

⑨ عن وائل بن حجر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في الشتاء فرأيت أصحابه يرفعون أيديهم في ثيابهم في الصلاة (ابو داؤد ج١ ص٢٦٥/ جمع الفوائد ج١ ص٩١)

"وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سردیوں میں آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے صحابہؓ کو دیکھا کہ وہ کپڑوں کے نیچے سے رفع الیدین کیا کرتے تھے"۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے "ثم جئت بعد ذلك في زمان فيه برد شديد فرأيت الناس عليهم جل الثياب تحركت ايديهم تحت الثياب"

وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں دوبارہ سخت سردی کے موسم میں آیا۔ لوگوں پر بھاری کپڑے تھے تو وہ ان کے نیچے سے رفع الیدین کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد مع عون المعبود ص ۲۶۵/ج۱)

مندرجہ بالا احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ رفع الیدین چار جگہوں میں سنتِ رسولِ مقبول ﷺ ہے

(۱) نماز کے شروع میں (۲) رکوع میں جاتے وقت (۳) رکوع سے سر اٹھاتے وقت۔ (۴) اور جب دو رکعتوں سے تشہد کے بعد کھڑا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ آخر عمر تک رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔۔ حضرت وائل بن حجرؓ غزوۂ تبوک کے بعد ۹ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے (البداية والنهاية ص ۷۵/ج۵... شرح العینی علی صحیح البخاری ص ۴۳/ج۹)

آئندہ سال جب دوبارہ رسالتِ مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ سخت سردی کا موسم تھا۔ انہوں نے صحابہ کرامؓ کو کپڑے کے نیچے رفع الیدین کرتے دیکھا۔ یہ ۱۰ھ کے آخری مہینے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ۱۰ھ کے آخر تک رفع الیدین نہ منسوخ ہوا اور نہ اس پر عمل متروک ہوا۔ اسکے بعد ۱۱ھ میں سرورِ دو عالم ﷺ کا انتقال ہوا۔ نسخ کے لئے تو ضروری ہے کہ ناسخ حضرت

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وائلؓ کی دوسری مرتبہ آمد کے بعد ثابت ہو جبکہ ایسا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آنحضور ﷺ تادمِ زیست رفع الیدین کرتے رہے اور آپؐ کے اصحابؓ بھی اس پر عمل پیرا رہے۔

OO حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے متعلق علی بن مدینیؒ کا یہ قول بالکل درست ہے کہ:

"یہ حدیث تمام دنیا پر حجت ہے ہر آدمی کو اس پر عمل کرنا چاہیے اس لئے کہ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ کی غالب اکثریت رفع الیدین کی قائل تھی"۔

OO چنانچہ مولانا عبدالحی فرماتے ہیں:

ان رُواۃ الرفع من الصحابۃ جم غفیر ورواۃ الترك جماعۃ قلیلۃ مع عدم صحۃ الطُرق عنهم الا ابن مسعود، مختصرا (التعلیق الممجد ص۹۱)

"رفع الیدین کے راوی صحابہؓ بہت بڑی جماعت ہیں اور ترکِ رفع کے راوی بہت کم اور ان کی اسانید بھی عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کے علاوہ صحیح نہیں"۔ مزید تفصیلات کے لئے فتح الباری، نیل الاوطار، التلخیص الحبیر، تخریج ہدایہ زیلعی اور التعلیق الممجد وغیرہ دیکھئے۔

OO شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغۃ کی جلد ۲ ص ۴۳۴ پر رقمطراز ہیں:

"جب نماز پڑھنے والا رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو رفع الیدین کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے اس وقت بھی رفع الیدین کرے۔ میں رفع الیدین کرنے والوں کو نہ کرنے والوں سے بہتر سمجھتا ہوں کیونکہ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں اور بہت صحیح ہیں"۔

OO مولانا عبدالحیؒ فرماتے ہیں:

یعنی حضور ﷺ سے رفع الیدین کرنے کا بہت کافی اور نہایت عمدہ ثبوت ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے ان کا قول بے دلیل ہے"۔ (التعلیق الممجد ص۹۱)

OO علامہ مجد الدین فیروز آبادیؒ صاحب "القاموس".. سفرالسعادۃ میں لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کثرت ایں معنی بہ تواتر ماندہ است۔ وچہار صد اثر و خبر دریں باب صحیح شدہ و عشرہ مبشرہ روایت کردہ اند لایزالی برین کیفیت بود۔ تا ازیں جہاں رحلت کردہ غیر ازیں چیزے ثابت نشدہ۔

کثرتِ روایات کی وجہ سے (تین مواقع پر ثابت شدہ رفع الیدین) متواتر حدیث کے مشابہ ہے اس مسئلہ میں چار سو حدیثیں اور آثار آتے ہیں۔ عشرہ مبشرہ صحابہؓ (جنہیں حضور ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں جنتی ہونے کی بشارت سنائی) نے ان کو روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرماگئے۔ اس کے سوا کچھ ثابت نہیں.

○○ شیخ عبدالقادرؒ اپنی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں:

رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع عنہ۔۔۔

کہ نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔

اس ساری گفتگو سے رفع الیدین کا مسئلہ روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ رفع الیدین سنتِ رسول عربی ﷺ ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ نے اس پر عمل کیا آئمہ کرام میں امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں۔ مزید بر آں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی اپنے مریدوں کو اس کی تلقین کی۔

مگر

آج کچھ لوگ ہیں کہ اپنا زورِ بیان صرف اس بات پر صرف کر رہے ہیں کہ رفع الیدین کی احادیث متضاد اور متنازعہ ہیں اور ان پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ ایک صاحب نے مندرجہ ذیل احادیث و آثار نقل کرکے اہلحدیث حضرات سے دریافت کیا ہے کہ ان کے اٹھائے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔ ذیل میں ان احادیث کو نقل کرکے ان کی وضاحت کی جاتی ہے۔

(۱) عن عمیر ابن حبیب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الصلاۃ المکتوبۃ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"یعنی حضرت عمیر بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فرض کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے" (ابنِ ماجہ شریف: ص۲۶)

اس حدیث سے مُعترض نے دو رکعت والی فرض نماز میں تیرہ بار رفع الیدین کرنا ثابت کیا ہے اور اہلحدیث حضرات سے دریافت کیا ہے کیا ان کا عمل اس حدیث پر ہے... وغیرہ؟

اس حدیث کی سند میں ایک راوی "رفدہ بن قضاعہ الغسانی" ہے جس کے بارے میں صاحبِ مجمع الزوائد نے کہا ہے کہ "رفدہ بن قضاعہ - وھو ضعیف، یعنی رفدہ ضعیف راوی ہے" اور ایک راوی عبداللہ بن عبید ہے اس کے بارے میں صاحبِ مجمع الزوئد نے کہا ہے۔ "وعبداللہ لم یلسمع من ابیہ" یعنی عبداللہ کا اپنے باپ سے سماع ہی ثابت نہیں۔ جب یہ حدیث ہی ضعیف ہے تو اسے صحیح حدیث کے مقابلے میں حجت کے طور پر پیش کرنا ہی نادانی ہے۔ پھر اس حدیث میں رفع الیدین کو فرض نماز کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری صحیح احادیث میں ایسی تخصیص مذکور نہیں۔ چنانچہ اہلحدیث صحیح حدیث کی موجودگی میں ضعیف پر عمل نہیں کرتے۔

(۴) عن النضر بن كثير قال صلى الى جنبى عبد الله بن طاؤس فى مسجد الخيف وكان إذا سجد سجدة الأولى فرفع رأسه فيها رفع يديه تلقاء وجهه فانكرت ذلك ، فقلت لوهيب بن خالد فقال له وهيب بن خالد تصنع شيئا لم آر حدا يصنعه فقال ابن طاؤس رأيت ابى يصنعه وقال ابى رأيت ابن عباس يصنعه ولا أعلم الا ان قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يصنعه

یعنی نضر بن کثیر فرماتے ہیں کہ "حضرت عبداللہ بن طاؤس" نے مسجد خیف میں میرے پاس نماز پڑھی تو جس وقت وہ پہلا سجدہ کر کے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ مجھے یہ عمل اجنبی سا لگا۔ میں نے وہیب بن خالدؒ کو بتایا تو انہوں نے ابن طاؤس ؒ سے کہا کہ تم ایسا کام کرتے ہو جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن طاؤس ؒ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا اور میرے باپ نے بتایا کہ میں نے ابن عباسؓ کو ایسا کرتے دیکھا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے" (ابوداؤد شریف ص ۱۰۸/ج۱)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

معترض کہتا ہے کہ اِس میں بھی سجدہ کے بعد رفع الیدین کا ثبوت ملتا ہے تو اہلحدیث اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

معترض صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اس حدیث کی سند میں نضر بن کثیر السعدی کو ناقدینِ حدیث نے نہایت ضعیف اور منکر قرار دیا ہے۔ حافظ ابو احمد نیشاپوری ؒ نے اس حدیث کو ابن طاؤس ؒ کی منکر احادیث میں شمار کیا ہے۔ علامہ منذری ؒ اور ابو حاتم ؒ دونوں نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔ امام بخاری ؒ کہتے ہیں نضر بن کثیر کے ہاں مناکیر روایات بہت ہیں۔ ابن حبان ؒ کہتے ہیں کہ یہ ثقہ رُواۃ کے حوالے سے موضوعات بیان کرتا ہے۔ لہٰذا اس کی روایت صحیح نہیں۔ (ابو داؤد مع حاشیہ عونُ المعبود ص ۲۷۰/ ج۱)

جب حدیث ہی صحیح نہیں تو اس پر عمل کا سوال کیسا؟

(۳) عن ابی وائل بن حجر قال : صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اذا كبّر رفع يديه قال ثم التحف ثم اخذ شماله بيمينه وادخل يديه فى ثوبه قال : فاذا اراد ان يركع اخرج يديه ثم رفعهما واذا اراد ان يرفع رأسه من الركوع رفع يديه ثم سجد ووضع وجهه بين كفيه واذا رفع من السجود ايضا رفع يديه حتى فرغ من صلاته قال محمد فذكرت ذلك للحسن بن ابى الحسن فقال : هى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله من فعله وتركه من تركه

"ابو وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے تکبیر کہی تو رفع الیدین کیا۔ پھر کپڑا اوڑھ لیا۔ پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا اور دونوں ہاتھ اپنے کپڑے کے اندر کر لئے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ نکال کر رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ کیا تو رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کیا اور اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا اور جب سجدوں سے سر اٹھایا تو بھی رفع الیدین کیا یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔ محمدؒ نے کہا میں نے اس عمل کا ذکر حسن بن ابی الحسن ؒ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہی رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔ کسی نے اس پر عمل کر لیا اور کسی نے چھوڑ دیا"۔

(ابو داؤد شریف ص ۱۰۵/ ج ۱)

حدیث کا متن اور ترجمہ نقل کر کے اہلِ حدیث حضرات سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا ان کا اس حدیث کے مطابق عمل ہے یا نہیں یعنی دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرتے ہیں یا نہیں؟

اہل حدیث نے یہ کب کہا ہے کہ وہ ہر حدیث (جیسی بھی ہو) پر عمل کریں گے وہ تو کہتے ہیں جو صحیح مرفوع حدیث ہوگی صرف اس پر عمل کریں گے۔ اب ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ مذکورہ بالا حدیث کا ناقدینِ حدیث کی نظر میں کیا درجہ ہے۔

ابو داؤد خود اسے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

قال ابو داؤدؒ روی هذا الحديث همام عن ابن جحادة لم يذكر الرفع مع الرفع من السجود

یعنی اس نے سجدہ سے اٹھتے وقت رفع الیدین کا ذکر ہی نہیں کیا۔ نیز مسلمؒ نے اپنی صحیح میں عبدالجبار بن وائل عن علقمہ میں وائل کے واسطہ سے جو روایت بیان کی ہے اس میں سجدوں سے اٹھتے وقت رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ مسلم کی روایت ابو داؤد کی روایت سے پایہ میں مضبوط ہے اُصولی طور پر اسی کو ترجیح حاصل ہے۔

فعلهٔ من فعله اور ترکه من ترکه سے مراد اگر صحابہ کرامؓ ہوں تو یہ عقل باور ہی نہیں کرتی کہ آنحضور ﷺ کے عمل کو ترک کر دیں جب کہ قرآن میں آپؐ کے ارشاد گرامی کی تعمیل لازمی ہے اور لابدی امر ہے ﴿ ما آتكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا ﴾ اور صحابہ عظامؓ سے آپؐ کی مخالفت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

(۴) عن ميمون المكي انه رأى عبد الله بن الزبير صلى بهم ويسير بكفيه حين يقوم وحين يركع وحين يسجد وحين ينهض للقيام فيقول فيشير بيديه ، فانطلقت إلى ابن عباس فقلت إني رأيت ابن الزبير صلى صلاة لم ار احدا يصليها فوصفت له هذه الاشارة فقال إن أحببت أن تنظر إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقتد بصلاة عبد الله بن الزبير

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"میمون مکیؒ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا چنانچہ جب ابنِ زبیرؓ کھڑے ہوتے اور جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلیوں سے اشارہ کرتے اور جب قیام کے لئے اٹھتے تو کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے۔ میں ابن عباسؓ کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ابن الزبیرؓ کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا ہے جیسی نماز میں نے کسی کو پڑھتے نہیں دیکھا اور میں نے ان اشارات کے بارے میں بھی انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: "اگر تمہیں رسولِ خدا ﷺ کی نماز دیکھنا پسند ہو تو ابن الزبیرؓ کی نماز کی اقتداء کرو"۔ (ابوداؤد شریف ص۱۰۸/ج۱)

حدیث کا متن اور ترجمہ نقل کر کے اہل حدیث حضرات سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا اہل حدیث اس پر عمل پیرا ہیں یا نہیں؟ یعنی ہر رکعت کے قیام کی ابتداء میں رفع الیدین کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ معترض صاحب یہ ثابت کریں کہ آیا عبداللہ بن عباسؓ کا اپنا طرزِ عمل بھی ابن الزبیرؓ کی طرح تھا؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں تھا؟ دوسری بات یہ ہے کہ اہلِ حدیث اس روایت کو صحیح روایات جو متفق علیہ ہیں کے خلاف پاکر عمل نہیں کرتے اور ایسا کرنے میں وہ حق بجانب ہیں۔ اب آپ اگر اسے صحیح سمجھتے ہیں تو پھر ارشاد فرمائیں کہ آپ کا عمل اس حدیث کے مطابق ہے؟

حافظ ابن الجوزیؒ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے اثر کے متعلق لکھتے ہیں:

"ابن زبیرؓ کا اثر بے اصل ہے۔ معلوم نہیں یہ کہاں سے آیا جو لوگ ان موضوع آثار سے صحیح احادیث کا مقابلہ کرتے ہیں، بڑے ہی کُند ذہن ہیں"۔ (تحقیق ص ۸۳)

ابن الزبیرؓ کے عمل سے سجدہ میں رفع الیدین کرنے کا ثبوت معلوم ہوتا ہے۔ اس اثر کے متعلق محققین ناقدین کی رائے تو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بخاری و مسلم کی روایات ملاحظہ ہوں:

امام بخاریؒ نے مالک بن حویرثؓ کی روایت ابو قلابہؒ کے واسطہ سے روایت کی ہے اس میں "واذا سجد واذا رفع راسہ من السجود" کے الفاظ کا اضافہ نہیں ہے اور امام مسلمؒ نے ابو عوانہ عن قتادۃ عن نصر بن عاصم کی روایت بیان کی ہے اس میں بھی اس اضافہ کا ذکر نہیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کیا۔ نیز ابو داوٗد، ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن دار قطنی اور امام بخاری ؒ سے "جزء رفع الیدین" میں بھی اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمرؓ کی روایت میں "ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود" کے الفاظ ہیں یعنی جب حضور ﷺ سجدہ کرتے اور سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو اس موقع پر رفع الیدین نہ کرتے تھے اور امام دار قطنی نے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ: عن ابی موسی قال اریکم صلاۃ رسول اللہ فکبر ورفع یدیہ الحدیث ۔ رأیت ثم قال ھکذا فاصنعوا ولا یرفع بین السجدتین قال ورجالہ ثقات ۔ وقال الحافظ فی الفتح الباری وقد روی البخاری فی جزء رفع الیدین فی حدیث عليّ المرفوع ولا یرفع یدیہ فی شیئ من صلاتہ وھرقاعد واشار الی تضعیف ما ورد فی ذالک

(ابو داؤد مع حاشیۃ عون المعبود ج۱ ص۲۷۰)

(۵) ابن عمرؓ کی حدیث کی روشنی میں کیا اہلحدیث تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہونے کے وقت بھی رفع الیدین کرتے ہیں، اگر نہیں کرتے تو کیوں نہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

عبداللہ بن عمرؓ کی مروی حدیث کے مطابق اہل حدیث کی اکثریت عمل کرتی ہے۔

(۶) عن انس ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ اذا دخل فی الصلاۃ واذا رکع

"حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے" (ابنِ ماجہ شریف ص ۱۰۳)

اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث سے صرف دو مقام پر رفع الیدین کا ثبوت ملتا ہے، جبکہ اہلحدیث دو سے زیادہ مقامات پر رفع الیدین کرتے ہیں؟

اس روایت کو امام دار قطنیؒ نے موقوف قرار دیا ہے اور کہا ہے

وقال لم یروہ عن حمید مرفوعا غیر عبدالوھاب والصواب من فعل انس۔

(ابنِ ماجہ تحقیق محمد فؤاد عبدالباقی)

جب روایت کی پوزیشن ہی حضرت انسؓ کے ذاتی فعل کی ہے تو مرفوع اور صحیح حدیث کے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقابلہ میں اس کا کیا وزن ہے۔ اس کے باوجود اہلِ حدیث چار مواقع پر رفع الیدین کرتے ہیں۔ اس میں یہ مواقع بھی از خود شامل ہیں۔

(۷) عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه إلى قريب اذنيه ثم لا يعود (ابو داؤد ج۱ ص/۲۰۹ ترمذی شریف ص۵۵)

براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ ابتداءِ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے پھر رفع الیدین کا اِعادہ نہ کرتے تھے"۔۔ اس حدیث کے ذکر کے بعد مُعترض صاحب فرماتے ہیں کہ :

کیا موجودہ اہل حدیث اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا یہ لوگ عامل بالحدیث ہیں یا منکر حدیث؟

اہل حدیث الحمداللہ ہمیشہ صحیح حدیث پر عمل کرتے رہے ہیں اور تاقیامت ان شاء اللہ کرتے رہیں گے مگر بُرا ہو اُس ذہنیت کا جو صحیح اور ضعیف و کمزور کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اہلِ حدیث کو اللہ رب العزت نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ وہ اتباعِ سنتِ خیر الانام کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں فرمانِ نبویؐ کی صحت معلوم ہو جانے کے بعد اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کو اپنے لئے صد افتخار تصور کرتے ہیں مگر آپ حضرات محض اَندھی تقلید میں مبتلا ہو کر صحیح احادیث کی کتر بیونت کرتے رہتے ہیں اور تاویلات کے زور پر ان کا حُلیہ مسخ کرنے کی سعی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے۔ آمین !

اب آیئے ذرا اس حدیث کی طرف!

خود ابو داؤدؒ اس حدیث کو بیان کر کے کہتے ہیں کہ

حدثنا عبد الله بن محمد: الزهري ثنا سفيان عن يزيد نحو حديث شريك لم يقل ثم لا يعود قال لنا بالكوفة بعد ثم لا يعود قال ابو داؤد روى هذا الحديث هشيم وخالد وابن إدريس عن يزيد لم يذكروا ثم لا يعود

"ثم لایعود" راوی کا اپنا اضافہ ہے کیونکہ یزید کے دوسرے شاگرد یہ اضافہ بیان نہیں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کرتے۔ اب آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ صحیح احادیث کی موجودگی میں ایسی روایات کا کیا درجہ اور مقام ہے؟۔

(۸) عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو۔ (مُسلم شریف ص۱۸۱/ج۱)

تعصب کو اگر بَرطرف کرکے انصاف کے ترازو سے کام لیا جائے تو صحیح صورتحال بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے اس مقام پر معترض نے تعصبِ جامد سے کام لیا ہے ورنہ جس باب سے مذکورہ بالا حدیث لی ہے اس باب میں اس کی تشریح دو حدیثوں میں روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔ ملاحظہ ہوں وہ حدیثیں:

(۱) عن جابر بن سمرة قال کنا إذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علیکم ورحمة اللہ السلام علیکم ورحمة اللہ واشار بیده الی الجانبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علام تمدن بایدیکم کانها اذناب خیل احدکم ان یضع یده علی فخذه ثم یسلم علی اخیه من علی یمینه وشماله

(۲) عن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنا إذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما شانکم تشیرون بایدیکم کانها اذناب خیل شمس ۔ اذا سلّم احدکم فلیلتفت الی صاحبه ولا یرمی بیده

بات واضح ہے کہ اس کا تعلق عام رفع الیدین سے قطعی طور پر نہیں ہے بلکہ واقعہ سلام پھیرنے کے وقت ہاتھ ہلاکر سلام پھیرنے سے ممانعت سے متعلق ہے۔ احناف نے اسے اٹھاکر عام

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

رفع الیدین سے چسپاں کردیا۔ کیا یہی انصاف ہے اور کیا اسے ہی حدیث فہمی کہتے ہیں؟

(۹) کیا حضور نبی کریم ﷺ نے کسی مقام پر رفع الیدین کرنے کا حکم فرمایا ہے؟

جی ہاں، فرمایا ہے۔ ارشاد گرامی ہے:

صلوا کما رأیتمونی أصلی او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام

"جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرز پر تم بھی نماز پڑھو"۔ یہ خطاب صحابہ کرامؓ سے ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو نماز ادا فرماتے بارہا دیکھا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہے اور پھر نماز کی ساری کیفیت و ہیئت کو من و عن آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بیان بھی کردیا۔ چنانچہ وائل بن حجرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ آخری دم تک رفع الیدین کرتے رہے آپ ﷺ کا عمل بھی ہر مسلمان کے لئے نمونہ ہے اور اس پر عمل کرنا لازمی ہے ﴿ ما آتکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا ﴾ آپ کے عمل سے یہ ثابت شدہ حقیقت ہے جس کا انکار ہٹ دھرمی اور بے جا تعصب کے سوا اور کیا ہے ورنہ کسی حدیثِ صحیح میں رفع الیدین کی ممانعت نہیں۔

(۱۰،۱۱) کیا خلفاءِ راشدینؓ سے رفع الیدین ثابت ہے؟

علامہ مجدالدین فیروز آبادیؒ کی تصنیف "سفر السعادۃ" کی عبارت نقل کرکے پہلے بتایا جاچکا ہے کہ عشرہ مبشرہ (جن میں خلفاء راشدینؓ بھی شامل ہیں) رفع الیدین کرتے تھے کسی ایک سے اس کے خلاف عمل ثابت نہیں۔

(۱۲) کیا برصغیر پاک و ہند میں اسمٰعیلؒ قتیل (متوفی: ۱۲۴۶ھ) سے پہلے رفع الیدین کا ثبوت موجود ہے؟

شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کی رفع الیدین کے بارے میں رائے ہم پہلے نقل کرچکے ہیں۔ یہ بزرگ مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ کے جد امجد تھے۔ ظاہر ہے دادا پہلے ہوتا ہے اور پوتا بعد میں۔ تو اس سے ظاہر ہوا کہ مولانا اسماعیل شہیدؒ سے پہلے ہندوستان میں رفع الیدین کا ثبوت موجود ہے۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ